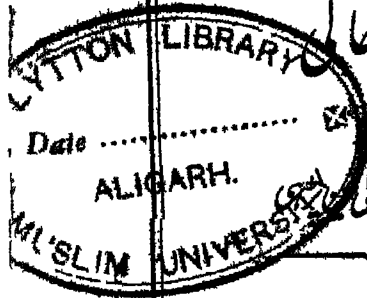
T

URDU TEXT BOOK

# نظم

## مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

جو اُنہوں نے اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس بمقام دہلی میں پڑھی




# نثر

## مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

جو اُنہوں نے ... اپنے لکچر کے اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس بمقام دہلی مین پڑھی





متعلق

ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی

گزٹ مین طبع ہوئی

دہلی

[illegible] سرسید احمد خان مرحوم [illegible]

مولوی الطاف حسین صاحب حالی، شمس العلماء [illegible]

صاحب [illegible] شمس العلماء مولوی [illegible] حسین صاحب [illegible]

اکثر تصنیفات ان کی [illegible] بالخصوص مولوی [illegible]

URDU TEXT BOOK

# نظم

## مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

جو

انہون نے اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی مین پڑہی

# نظم



## مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

جو

انہون نے قبل شروع اپنے لکچر کے اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی مین پڑہی

متعلق

## اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی

مطبع احمدی علی گڈہ مین طبع ہوئی

۱۹۰۳ء





# نظم

## مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

### متعلقہ اجلاس ہفتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

سنہ ۱۸۹۲ء

یہ خاک۔ آج جس پر ہین جمع اہل آرا
یہان ہو چکے کرشمے کیا کیا ہین آشکارا

اس باغ مین بہارین جو جو گذر چکی ہین
آنکھون کے روبرو ہے گویا سمان وہ سارا

کل جشن فتح تہا یہان ہے آج جشن شادی
ہر دم عروج پر ہے اسلام کا ستارا

بلبن کے آج مہمان خاقان ہین اور سلاطین
اصطخر ہے کہ دلی بلبن ہے یا کہ دارا

فیروز شہ کی ہے کل ٹھٹھے سے آمد آمد
دولہا بنا ہوا ہے تزئین سے شہر سارا

تغلق کا آج لشکر تیمور کے مقابل
بہر مدافعت ہے میدان مین صف آرا

مغلون کے اڑ رہے ہین کل جشن فتح و نصرت
تیمور سے زمانہ ہے برسر مدارا

آتا ہے آج بابر لودی پہ فتح پا کر
ہین شوق شاہ نو مین پیر و جوان خود آرا

کل سوریون مین ہر سو بجتے ہین شادیانے
مغلون کا آرہا ہے گردش مین کچہہ ستارا

ہے جشن فتح پہر آج چغتائیون مین برپا
اقبال نے ہے گویا مغلون سے قول ہارا

جس دھوم سے ہے گھر گھر جشن جلوس اکبر
ہے گرد اوس کے آ گئے جشن قباد و دارا

شاہ جہان خوشی سے پھولا نہین سماتا
تعمیر ہو چکے ہین شہر و فصیل و بارا

طیاری اس خوشی مین جشن عظیم کی ہے
گویا کہ ہے جہان مین جشن سدہ[1] دوبارا

اطراف ہند سے ہین اعیان ملک آئے
پا کر حضور شہ سے سب جشن کا اشارا

ارکان سلطنت ہین سب پای تخت حاضر
بالای تخت طاؤس ہے شاہ جلوہ آرا

وہ جشن کرنے والے گو خاک مین نہان ہین
پر جشن اونکے ابتک سب زیب داستان ہین

اے خاک پاک دہلی اے تخت گاہ شاہان
پیش نظر ہین تیرے سب اگلے ساز و سامان

ہنگامے اس زمین پر لاکھون ہین گرم ہر سو
پر کوئی جشن قومی آتا نہین نظر یہان

تقریب جشن جس مین ہو کچھ نہ جز اخوت
ملکون سے جمع آکر جسمین ہوئے ہون اخوان

پائین و صدر کا ہو جس مین نہ کچھ تفاوت
خرد و بزرگ کی ہو جسمین نشست یکسان

جن کو نہ ہو بلاوا حاکم کا اور نہ قدغن
لایا ہو کھینچکر دل اون کو نہ حکم سلطان

خادم ہون جس قدر وہان مخدوم قوم کے ہون
مخدوم جتنے ہون وہان سب قوم پر ہون قربان

خاطر کسی سے چاہے کوئی نہ وہان تواضع
ہون خود ہی میزبان وہ اور خود ہی وہ مہمان

ٹھہرائین جس کو چاہین وہ آپ میر مجلس
چاہین جنھین بنائین وہ آپ میر سامان

[1] سدہ آگ کو کہتے ہین جشن سدہ وہ جشن ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ دنیا مین سب سے اول جمشید نے پتھرون سے آگ نکلنے کی خوشی مین بڑی دھوم دہام سے ایران مین کیا تھا ۱۲ منہ

آئے ہون اس غرض سے سب ملکے تاکہ سوچین
دنیا مین کس طرح ہون سرسبز پہر مسلمان

ہندوستان مین کیونکر باقی رہے نشانی
اوس قوم کی کہ تہا کل جن کے وہ زیر فرمان

نکلین تو کیونکہ نکلین ذلت سے وہ گہرانے
اعزاز سے نہ تہا باندہا جنکے بڑون سے پیمان

اون مدرسون کا کیونکر جاری رہے افاضہ
جنکے سبب سے زندہ نام حدیث و قرآن

جو مسجدین ہین بہر ذکر خدائے واحد
محفوظ حادثون سے کیونکر ہون انکے ارکان

جو کچہ ہے بہائیون کی تقدیر مین وہ سر پر
اپنی طرف سے لیکن ہے سعی فرض انسان

ای شہ نشین اسلام اے معدن سلاطین
ای پای تخت سادات ای دار ملک مغلان

تو جشن گاہ شاہان ہر عہد مین رہا ہے
ایسا ہی جشن کوئی تجہ مین کبہی ہوا ہے؟

شاہون کے جشن تہے وہ یہ جشن قوم کا ہے
شوکت مین وہ بڑے تہے عظمت مین یہ بڑا ہے

دولت کے تہے وہ جلوے ملت کا ہے یہ نقشہ
کاغذ کی تہین وہ ناوین بیڑا یہ نوح کا ہے

بے روح تہے وہ قالب اسمین ہے روح ہستی
موج سراب تہے وہ یہ چشمۂ بقا ہے

میلے نہ وہ بچہڑتے روح اونمین گر یہ ہوتی
رہتا ہے آندہیون مین روشن یہ وہ دیا ہے

وہ دن گئے کہ نازان تہی قوم سلطنت پر
اب قوم کو خدا کا یا اپنا آسرا ہے

بس سلطنت یہی ہے مل بیٹہنا ہمارا
یہ چہت نہ سمجہو سر پر یہ سایۂ ہما ہے

گم گشتہ بخت جسکو پہرتے ہین ڈہونڈہتے ہم
لگتا ہے کچہ تو اوس کا لگتا یہین پتا ہے

وہ مشکلین کرینگے اب حل ہمین تمہین کچہ
جن مشکلون کا ہم کو اور تم کو سامنا ہے

ہم مین اگر مخالف کچھ ہون اس انجمن کے
معذور ہین وہ اون سے شکوہ نہ کچھ گلا ہے
فوج کمک کو اکثر سمجھا ہے فوج دشمن
حملہ کمک پہ اپنی اپنون نے خود کیا ہے
نادم ہوئے ہین لیکن روشن ہوا ہی جب دن
انسان سے یہ ہمیشہ ہوتی رہی خطا ہے
قدر ایسی مجلسون کی مدت مین ہوگی ہمکو
ابتک ضرورتون نے مضطر نہین کیا ہے
ہوتی ہے قدر ان کی بنتی ہو جان پر جب
لاتے ہین تب یہ ناوین جب بیڑا ڈوبتا ہے
گو سب جہاز والے خطرے سے بیخبر ہین
پر رنگ ناخدا کا کچھ فق سا ہو رہا ہے

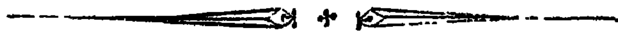
آفات بحر سے ہین ناواقف آشنا سب
ہنستے ہین ناخدا پر روتا ہے ناخدا جب

گلشن مین فصل گل کے سب اٹھ چکے نشان ہین
پر چین سے عنادل گلشن مین نغمہ خوان ہین
طاوس و کبک خوش خوش گلشن مین ہر کجا ہین
اور بیٹھے ہاتھ ملتے گلچین و باغبان ہین
غفلت کی چھا رہی ہے کچھ قوم پر گھٹا سی
بےفکر و بیخبر ہین بوڑھے ہین یا جوان ہین
اتراتے ہین سلف پر اور آپ ناخلف ہین
رستہ کدھر ہے انکا اور جا رہے کہان ہین
فضل و کمال اونکے کچھ تم مین ہون تو جانین
گر یہ نہین تو بابا وہ سب کہانیان ہین
کھیتون کو دے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اوٹھتی جوانیان ہین
تمسے تھے تو تھا سو عزت کو قوم کی کچھ
اپنے تو قافلے سب پا در رکاب یان ہین
اک خضر رہ نے رستہ سیدھا بتا دیا ہے
رستے پہ دیکھین چلتے اب کتنے کاروان ہین
خدمت مین اونکی **حالی** کہتا ہے یہ ادب سے
اسوقت رونق افزا یہان جتنے مہربان ہین

دنیا مین گر ہے رہنا تو آپ کو سنبھالو ورنہ بگڑنے کے یان آثار سب عیان ہین
عرصہ ہوا کہ ہمکو آنکھین دکھا رہے ہین قدرت کے قاعدے جو دنیا پہ حکمران ہین
جو اسکے ضعف کا کچھہ کرتی نہین تدارک قومین وہ چند روزہ دنیا مین مہمان ہین
گھڑیال اور مگرمچھہ ہین اونکو نگلے جاتے دریا مین مچھلیان جو کمزور و ناتوان ہین
سنبھلو۔ وگرنہ رہنا یان اسطرح پڑیگا بھیل اور گونڈ جیسے گمنام و بے نشان ہین

یہ غفلتین ہمارا اب روز بد دکھائین
دنیا سے کچھہ نشان ہین ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین

## تمت بالخیر



# نظم

## مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

متعلقہ اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

۱۸۹۲ء

| | | |
|---|---|---|
| مسلمانون اگر تم مین ہے کچھ فکر رسا باقی | | تو بول اوٹھو کہ ہے اسلام کے مٹنے مین کیا باقی |
| شجاعت تھی تو وہ ہم سے گئی گذری ہوئی بالکل | | نہ اب وہ ملک گیری ہے نہ وہ حرب و غزا باقی |
| نہ ہمت ہے نہ جرأت ہے نہ چستی نہ چالا کی | | نہ خو زحمت اوٹھانے کی نہ زور دست و پا باقی |
| خدا جانے وہ کیسی سلطنت تھی کیا تھا کیونکر تھی | ق | کہ تاریخی کتابون مین ہے جس کا تذکرہ باقی |
| یہ ٹوٹی پھوٹی گنتی کی ریاستہای اسلامی | | جنہین روئے زمین پر دیکھتے ہو جا بجا باقی |
| مگر اس سطوت کبریٰ کی چند ہی یادگاری ہین | | مسافر جا چکا لیکن ہے اوس کا نقش پا باقی |
| عروس دہر زال زشت منظر ہو گئی ایسی | | کہ جس مین دلربائی کی نہین کوئی ادا باقی |
| وہ بوٹا سا قد رعنا کہ عالم جس پہ مفتون تھا | | خمیدہ ہوتے ہوتے رہ گئی پشت دوتا باقی |
| تغیر آگیا نقش و نگار حسن مین یکسر | | نہ وہ رنگ حنا قایم نہ چشم سرمہ سا باقی |
| ملا دی خاک مین پیری نے سب رونق جوانی کی | | نہ رنگت مین ضیا باقی نہ چہرے مین صفا باقی |

کہان کی قوم کیسی خیرخواہی کس کی ہمدردی
کہ لوگون مین نہین ہے اب تو پاس اقربا باقی

کچھ ایسی اجنبیت ان دنون مین آ گئی پھیلی ہے
نہین گویا کہین کوئی کسی کا آشنا باقی

بٹھا رکھا ہے آزادی نے وہ سکہ کہ لوگون مین
نہ قانون ادب نافذ نہ آئین حیا باقی

وہی طرزون مین سے طرز پسندیدہ جو رہ جائے
بروے شیوۂ دع ما کدر خذ ما صفا باقی

ق
یہ معیار لیاقت ہے خدا شرمائے ہم سبکو
کہین سے ہے ہی اگر علم و ہنر تھوڑا ذرا باقی

کہ دار العلم دہلی مین فضیلت اسکو کہتے ہین
کہ میری طرح کے چند اور ہین حرف آشنا باقی

ق
مسلمان ہین مگر صرف از برائے نام کہنے کو
کہ جیسے ذات کا ہے امتیاز و تفرقہ باقی

وگرنہ دینداری بس حقیقت اوسکی اتنی ہے
کہ ہم جیسے گنہگارون کا ہے پردہ ڈہکا باقی

یہ سارے کھیل ہین دنیا مین دولت کے تمول کے
مرا بہتر ہے وہ جس کے نہین پلے لگا باقی

ہماری قوم کو افلاس نے اسطرح گھیرا ہے
کہ فی صد ایک کچھ خوش ہے تو محتاج و گدا باقی

ق
کسی کے کام آئین یا کسی کو نفع پہونچائین
جو ہوتے آج کو ایسے نفوس اولیا باقی

تو کیون اکثر مسلمانون کی حالت یون تبہ ہی ہوتی
کہ گھر مین سر پہ بی بی کے نہین ثابت ردا باقی

مسلمانون کو ایسا تنگ پکڑا ہے زمانہ نے
نہ مر رہنے کی گنجایش نہ جلنے کی جگہہ باقی

اسی کو ہم بڑی دولت بڑی حشمت سمجھتے ہین
کہ مسجد مین ابھی ہے بوریا ٹوٹا پھٹا باقی

لئے جاتے ہین ہم سب کو گھسیٹے قعر نکبت مین
اب ایسے رہ گئے ہین مولوی اور پیشوا باقی

پڑھاتے ہین سبق تحصیل حاصل نہ ہو کا جب یان
ہزارون سے نہین ہے ایک مین پیسہ و غنا باقی

لڑے مرتے ہین ادنی بات پر انجام جو کچھ ہو
مزاجون مین نہین برداشت کا مطلق پتا باقی

زمین و آسمان کو اپنا دشمن کر لیا لڑ کر
ہر اک کے ساتھ ہے کوئی نہ کوئی خرخشہ باقی

غرض دنیا و دین کے سب قضیے ہائل ہین تنزع ہو کر
رہا ہے ایک تعصب نامناسب نا روا باقی

وہ بیمار قریب مرگ ہے اسلام وا ویلا
مسیحا کو نہین ہے جسکی امید شفا باقی

مسیحا کون ہے سر پر بیکار و بیکس ہین کتنا ہون
صد و سیہ سال اس کو اور کسی وا ی خدا باقی

بھلا ہے یا برا یہ جانے اور اسکا خدا جانے
مگر ہے کوئی اسکی شان کا اسکے سوا باقی

عقائد مین کسی کے خلل دینے کی ضرورت کیا
قیامت کو بھی رہتے ہین وہ گر کوئی فیصلہ باقی

یہی اک فرد اکمل ہے کہ جسکو دیکھ کر جانا
ہماری ناؤ کا بار سے ہے ابتک ناخدا باقی

جزاک اللہ خیرا قوم کی اصلاح حالت مین
دقیقہ ایک بھی تو نے نہین رکھا اوٹھا باقی

خدا نے تجھکو پہونچایا ہے اون اعلیٰ مراتب پہ
فزون تر جن سے اب کوئی نہین ہے مرتبہ باقی

طریق مختصر پر گر ترے القاب یکجا ہون
تو مشکل ہے کہ ابجد مین رہے ہے حرف بیجا باقی

مگر معلوم ہے تجھکو مسرت کچھ نہین اسکی
کہ تو ہے دردمند قوم اور تیرا گلہ باقی

محال عقل ہے تجھکو ہوا اس دنیائے فانی مین
سوا ہے قوم کوئی آرزو یا التجا باقی

نہ ہو بیدل اور اپنی سعی کئے جا صرف ہمت سے
کہ سب کے سر پہ اب تو ہی ہے اک بوڑھا بڑا باقی

اگر انعام کی تجھکو توقع ہے تو باور رکھ
خدا کے پاس ہے تیری جزا تیرا صلہ باقی

تجھے روئینگی سر پہ ہاتھ رکھکے قوم بدقسمت
کہ اوس کو دیکھ لیگا جو کوئی جیتا رہا باقی

نہ ہو دین کارگر گر لاکھ تدبیرین تو کیا پرواہ
ابھی سب سے بڑی بھاری ہے تدبیر دعا باقی

تصور مین پکڑ کر اپنے نانا جان کا دامن
خدا سے عرض کر یا قاضی الحاجات یا باقی

تباہی چھا رہی ہے تیرے پیغمبر کی امت پر | بجز تیرے کرم کے اب نہین کچھہ آسرا باقی
مسلمانون کو ہمت قرن اول کی عطا فرما | وقار عزت اسلام تا روز جزا باقی
ذرا ٹھہر ای طبیعت کس بلا کی تیزی آمد ہے | کوئی حد بھی ہے اس باقی کی آخر تا کجا باقی

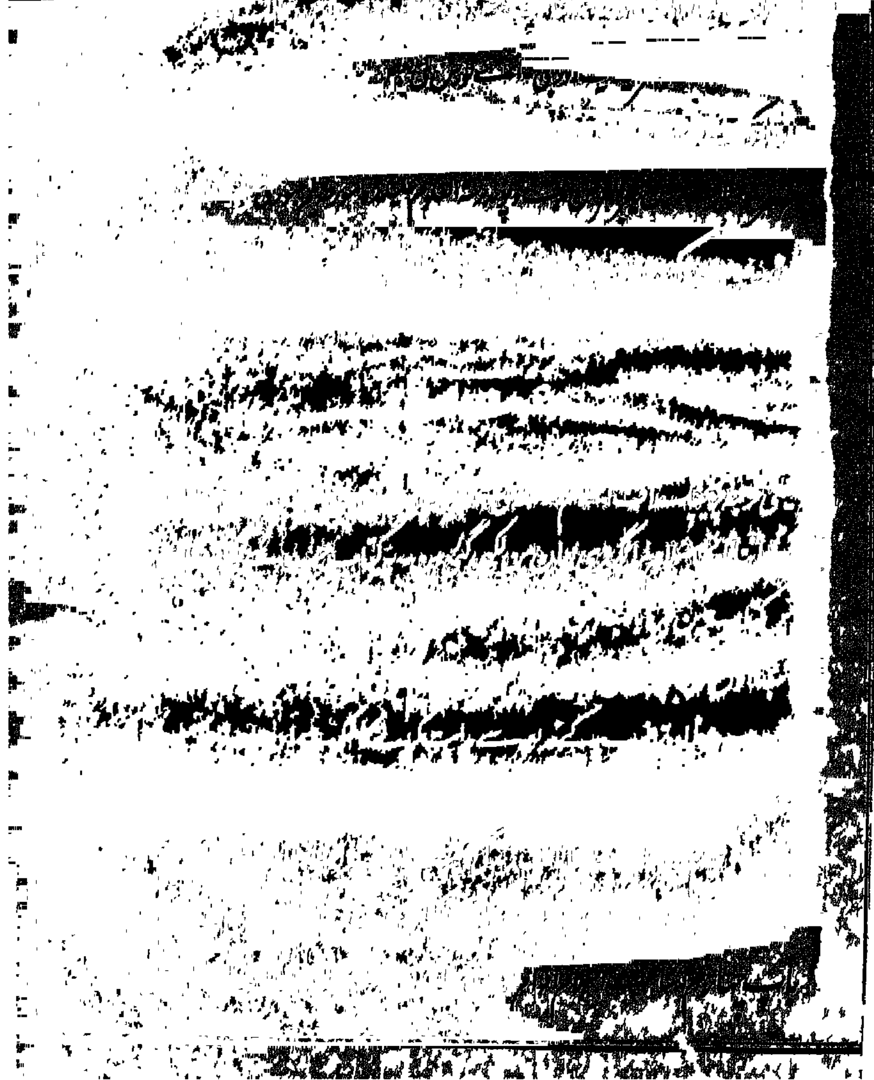
یہ جو کچھہ سن چکے ہو اب تلک تمہید مطلب تھی
ابھی ہے نثر مین[1] کہنے کو اصل مدعا باقی

[1] پورا لکچر مولانا کا مطبع انصاری دہلی مین چھپ گیا ہے۔

تمت بالخیر



روپیہ یا ماہوار کے خریداروں
دیا جائے گا

باب پنجم اشاعت اسلام درمیان اقوام عیسائی ساکنان اسپین۔

باب ششم اشاعت اسلام درمیان اقوام عیسائی ساکنان حکومت ٹرکی۔

باب ہفتم فارس میں اشاعت اسلام۔

باب ہشتم قوم مغل۔ حالات۔ فتوحات مغل۔ مذہب بدھ و عیسائیت و اسلام کا ساتھ ساتھ

[illegible] مذہب شامانی کا بیان مغلوں میں اشاعت مذہب بدھ و عیسائیت

[illegible]

[illegible] بعض لوگوں کے حرف [illegible] سے کام ہوتا ہے۔ اور بنایا گیا ہے

[illegible]

[illegible] اور بنایا گیا ہے [illegible]

[illegible] اشاعت اسلام کی ترقی کے باعث ہو رہے ہیں ضمیمہ (الف)

[illegible] کہ جبراً مسلمان کرنا ممنوع ہے

[illegible] کے ساتھ مباحثین جو مسلمانوں کی تصانیف ہیں۔ اس کتاب کا منشی عنایت اللہ

[illegible] نے ترجمہ اردو زبان میں کیا ہے اور وہ نہایت عمدگی اور خوبی سے چھاپا گیا ہے

[illegible]

[illegible] کیا ہے کہ کتب خانہ اسکندریہ کے جلانے کے

[illegible]